ہوائی محل

شوکت تھانوی

8A2KLP

پہلی بات :

ڈراما ادب کی وہ صنف ہے جس میں کسی کہانی یا واقعے کو دیکھنے والوں کے سامنے عملی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ اسٹیج پر ڈرامے کے کردار نگاہوں کے سامنے موجود ہوتے ہیں اور اپنی اداکاری اور مکالموں کے ذریعے واقعات کو اس انداز سے پیش کرتے ہیں کہ پورا عمل نگاہوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ صنف افسانہ اور ناول سے بالکل مختلف ہے جس میں واقعات تحریری شکل میں بیان کیے جاتے ہیں۔ افسانہ اور ناول کے برخلاف ڈراما صرف ادبی صنف نہیں۔ اس کی کامیابی کا دار و مدار اسٹیج کے لوازمات اور اداکاروں کی اداکاری پر ہوتا ہے۔ عمل ڈرامے کی جان ہے اور جب تک عمل میں کش مکش اور تصادم نقطۂ عروج (کلائمکس) پر نہ پہنچیں، ڈراما بھرپور تاثر نہیں چھوڑتا۔

دوسری اصنافِ ادب کی طرح ڈراما بھی ارتقا کی منزلوں سے گزرا ہے۔ اس کی ابتدائی شکل سوانگ اور نقل تھی۔ پھر اسٹیج پر ڈرامے کھیلے جانے لگے۔ اس وقت مائیکروفون کی ایجاد نہیں ہوئی تھی اور ناظرین اداکاروں کے حرکات وسکنات اور جذباتی اُتار چڑھاؤ کا باریکی سے مشاہدہ نہیں کر سکتے تھے اس لیے اداکاری میں غلو سے کام لیا جاتا تھا اور مکالمے بلند آواز میں ادا کیے جاتے تھے۔ ڈراما نگار بھی اپنی ساری قوت مکالمہ نگاری پر صرف کرتا تھا۔ مکالمے خاصے طویل ہوتے تھے اور ان میں گھن گرج اور خطابت کا انداز نمایاں ہوتا تھا۔ قدیم اُردو ڈراموں میں مقفّیٰ مکالمے استعمال ہوتے تھے اور جابجا اشعار کی مدد سے ان میں زور پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ طوالت اور تکنیک کے اعتبار سے ڈرامے کی دو قسمیں ہیں : طویل ڈراما اور یک بابی ڈراما۔ طویل ڈراما متعدد ابواب پر مشتمل ہوتا ہے جس کی کہانی میں چند واقعات مربوط ڈھنگ سے پیش کیے جاتے ہیں۔ اس کے برخلاف یک بابی ڈراما کسی ایک واقعے، حالت یا کردار کے گرد گھومتا ہے۔

تاثر کے اعتبار سے بھی ڈرامے کی دو قسمیں ہیں؛ ایک المیہ جس کا تاثر المناک اور انجام دردناک ہوتا ہے اور دوسرا طربیہ جس کا تاثر مسرت بخش اور انجام خوش گوار ہوتا ہے۔

ریڈیو کی ایجاد کے بعد ڈرامے کے فن میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی۔ اب ڈراما نگاہوں سے اوجھل ہو کر صرف سننے کی چیز رہ گیا ہے۔ ریڈیائی ڈرامے میں آواز کے اُتار چڑھاؤ اور صوتی تاثرات کے ذریعے ڈرامائی عمل، جذباتی کشمکش اور تصادم کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ’ہوائی محل‘ مزاحیہ ڈراما ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کیسے کیسے ہوائی محل بناتا ہے۔

جان پہچان :

شوکت تھانوی کا اصل نام محمد عمر تھا۔ وہ ۳؍فروری ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئے۔ لکھنؤ میں پرورش پائی اور یہیں سے اُن کی ادبی زندگی کا آغاز ہوا۔ انھوں نے افسانے، ریڈیو ڈرامے اور خاکے لکھے لیکن شہرت مزاح نگاری کی وجہ سے ملی۔ معمولی باتیں اور روزمرہ کے واقعات کو ظریفانہ انداز میں پیش کرنا اُن کا خاص وصف تھا۔ رسم و رواج، سماجی کمزوریوں اور انسانی برتاؤ کے مضحکہ خیز پہلوؤں پر انھوں نے بڑے خوب صورت انداز میں طنز کیا ہے اور ہنستے ہنساتے بڑے پتے کی باتیں کہہ ڈالی ہیں۔ ’سودیشی ریل‘، ’طوفانِ تبسم‘ اور ’سیلابِ تبسم‘ اُن کی چند مشہور کتابیں ہیں۔ ۴؍مئی ۱۹۶۳ء کو ان کا انتقال ہوا۔

کردار

۱۔ منشی جی	۲۔ بیوی
۳۔ سلیم - منشی جی کا چھوٹا بھائی	۴۔ تار والا

(منشی جی کی بیوی چولھا پھونک رہی ہے)

بیوی : موئی گیلی لکڑیاں اُٹھا کر دے دیں۔ جیسے خیرات ہی میں تو دی ہیں۔

(دروازہ کھلتا ہے اور منشی جی آتے ہیں)

منشی جی : ارے بھئی، کہاں گئیں؟ لاحول ولا قوۃ! وہی ہانڈی چولھا۔ چھوڑو بھی اسے۔ میں پوچھتا ہوں کوئی تار تو نہیں آیا؟

بیوی : تار؟ ... کیسا تار؟

منشی جی : یعنی معلوم ہے آج سات تاریخ ہے۔ آج ہی تو تار آئے گا اس لاٹری کا۔ وہ ٹکٹ بھی رکھ لیا ہے سنبھال کے؟ پہلے وہ مجھے نکال کر دو۔

بیوی : ٹکٹ نکالے دیتی ہوں مگر ہانڈی میں دیر ہو جائے گی اور نسیم اسکول سے آ کر میرا سر کھائے گا۔

منشی جی : جاؤ جاؤ، تم ٹکٹ نکالو۔

(دروازے پر دستک ہوتی ہے)

منشی جی : کون ہے بھائی؟

سلیم : میں ہوں سلیم!

منشی جی : تو آ جاؤ نا، تم سے چھپتا کون ہے؟

سلیم : آداب عرض!

منشی جی : جیتے رہو، کہو خیریت ہے؟ دلھن اور بچے سب اچھے ہیں؟

سلیم : جی ہاں، سب اچھے ہیں۔ اُن کو نزلہ ہے۔ بڑا بچہ بخار میں مبتلا ہے اور چھوٹے کے چیچک نکل آئی ہے۔

منشی جی : (بات کاٹ کر) خیر خیر، بہرحال خیریت ہے۔ راستے میں تار گھر کا کوئی آدمی لال بائیسکل پر نظر تو نہیں آیا؟

سلیم : جی نہیں تو، کیوں خیریت تو ہے؟

منشی جی : ہاں! ایک تار کا انتظار تھا۔ یہاں یہ تم نے زرد باغ کے چوراہے کے قریب لال رنگ کی دو منزلہ کوٹھی دیکھی ہے؟ جس کے سامنے ذرا باغ وغیرہ لگا ہوا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ چمن۔

سلیم : جی ہاں، وہ کوٹھی جو آج کل بک رہی ہے؟

منشی جی : ہاں اور کیا۔ میرا خیال ہے لے لوں، پڑی رہے گی۔

(منشی جی کی بیوی داخل ہوتی ہے)

سلیم : آداب عرض بھابھی جان!

بیوی : جیتے رہو، اچھے تو ہو؟ (منشی جی سے) لو یہ ٹکٹ سنبھالو۔

منشی جی : ہاں یہی ہے، تو میاں سلیم! ویسے تو بری نہیں ہے۔ وہ اس کے چالیس ہزار مانگتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ پینتیس تک دے دیں گے۔

بیوی : کیا چیز؟

منشی جی : بھئی آج ایک کوٹھی دیکھی ہے۔ اچھی خاصی ہے۔ بجائے اس کے کہ زمین خریدی جائے، پھر اس پر عمارت بنے، چمن لگایا جائے، میرے خیال میں تو اگر یہ کوٹھی مل جائے تو سب سے اچھا۔ ابھی نئی ہے۔ شاید دس برس کی ہو۔

بیوی : تو کون لے رہا ہے وہ کوٹھی؟

منشی جی : پھر وہی، ارے صاحب! میرا ہی ارادہ ہے۔ اور کون لیتا۔ اور میاں سلیم! موٹر رکھنے کی بھی جگہ ہے۔

بیوی : (بات کاٹ کر) مجھے یہ شیخ چلّیوں سی باتیں اچھی نہیں لگتیں۔

منشی جی : شیخ چلّیوں سی باتیں! تم بے وقوف ہو۔ جب اس کوٹھی میں بیٹھوگی رانی بن کر تو اس وقت پوچھوں گا مزاج شریف۔

سلیم : آخر معلوم تو ہو کہ قصہ کیا ہے؟ یعنی کیا آپ واقعی خرید رہے ہیں کوٹھی؟

منشی جی : ہاں بھائی، خیال تو ہے میرا۔ آج ایک ہفتے سے اسی چکر میں تھا۔ پہلے تو ایک نقشہ بنوایا۔ وہ کدھر گیا نقشہ؟ میں نے کہا سنتی ہو؟...لاحول ولاقوۃ! وہ پھر چولھے کے پاس پہنچیں۔

بیوی : اے، ہانڈی جلی جا رہی تھی۔ آخر میں کیا کروں تمھاری اوٹ پٹانگ سن کر۔ نہ کسی بات کا سر نہ پیر۔

منشی جی : اچھا تم نہ سنو، لیکن میرا بستہ تو دے دو جس میں نقشہ رکھا ہے۔

سلیم : کیا نقشہ آپ کو پسند نہیں آیا؟ مگر سوال یہ ہے کہ...

منشی جی : (بات کاٹ کر) نقشہ تو اچھا ہے مگر بھائی میں ذرا جلد باز واقع ہوا ہوں۔ یہ کوٹھی تیار کھڑی ہے اور نقشے والی کوٹھی بنوانے کے لیے انتظار کی ضرورت ہے میاں۔

بیوی : (آتے ہوئے) لو، سنبھالو یہ بستہ۔

منشی جی : اِدھر آؤ، کھسک آؤ میاں سلیم۔ کدھر گیا میرا چشمہ؟ توبہ توبہ! یہ لوہے کی کمانی کے چشمے بھی کتنے ذلیل ہوتے ہیں۔ ایک شریف آدمی کے پاس کم سے کم ایک درجن چشمے ہونے چاہئیں۔ سب الگ الگ وضع کے اور سب سونے کی کمانی کے۔ ہاں، یہ رہا چشمہ۔ دیکھو میاں سلیم! یہ نقشہ ہے۔

بیوی : سلیم، ذرا ان سے پوچھو کہ روپیہ کہاں ہے؟

منشی جی : تم پھر وہی...، ارے روپے کی کیا بات ہے یہاں۔ مگر میں پوچھتا ہوں کہ اگر اس وقت ایک دم سے چھپّر پھٹ پڑے تو آخر کیا ہوگا؟ ہم تو اپنے انتظام سے رہیں۔

سلیم : آخر یہ معما کیا ہے؟ میں تو خود حیران ہوں۔

منشی جی : تم ان کو کہنے دو۔ تو اس نقشے میں مَیں نے ایک حوض بھی رکھوا دیا تھا، جس میں ایک فوارہ ہوتا اور رنگین مچھلیاں اس میں ڈلوا دیتا۔ یہ بات لال کوٹھی میں نہیں ہے مگر حوض بنانے کی جگہ ضرور ہے۔ لہٰذا کوئی بات نہیں، حوض کسی بھی وقت بن سکتا ہے۔

بیوی : اچھا، تم خیالی پلاؤ پکاتے جاؤ مگر میں تو ہانڈی دیکھوں۔

منشی جی : جاؤ، میرا کیا ہے مگر بعد میں تم ہی کہوگی کہ کسی صلاح مشورے میں شریک نہیں کیا۔ میں تو یہ کہتا تھا کہ تم بھی چل کر کوٹھی دیکھ لیتیں، مگر خیر...اب کل پرسوں تک موٹر میں چل کر دیکھ لینا۔

بیوی : موٹر پر نہیں، ہوائی جہاز پر۔

منشی جی : کیا معنی؟ یعنی تم غلط سمجھتی ہو۔ آخر میں کیا گھاس کھا گیا ہوں جو موٹر کمپنیوں کی فہرستیں بٹورتا پھروں۔ میاں سلیم! میرے نزدیک تو موٹر کی خوبی یہ ہے کہ تیل کم خرچ ہو اور اس کا ہر پرزہ آسانی سے مِل سکے مگر میں نے طے کیا ہے کہ میں ایک چھوٹی سی گاڑی رکھوں گا، روزمرہ کے لیے اور ایک ذرا قیمتی اور بڑی بھی ہونا چاہیے۔

سلیم : یعنی یہ سچ مچ کی سڑکوں پر چلنے والی موٹر؟

منشی جی : بھئی عجیب احمق ہو تم بھی! اور نہیں تو کیا کوک دار بچوں کا کھلونا؟

بیوی : اے تو وہ کیا جانیں، تم بھی تو پہیلیاں بجھاتے ہو۔

منشی جی : سنو میاں سلیم! میں نے بہت سی موٹروں کے متعلق تحقیقات کی ہے اور جو دو نمونے پسند کیے ہیں ان کی تصویر دِکھاتا ہوں تمھیں۔ اس فہرست میں ہے۔ (فہرست کھول کر) یہ دیکھو! یہ تو ہے چھوٹی موٹر۔

سلیم : بڑی خوب صورت ہے۔

منشی جی : پھر تیل بھی کم خرچ ہوتا ہے اور ایسی چھوٹی بھی نہیں، بس مناسب ہے۔ اس کی گدیاں ایسی لچک دار ہوتی ہیں کہ ...تم شاید کبھی موٹر پر نہیں بیٹھے۔ بس یہ سمجھ لو کہ عمدہ قسم کا صوفہ۔ بہرحال مناسب ہے۔ اس کی قیمت ساڑھے ....خیر کمیشن کاٹ کر کوئی تیس ہزار کے قریب ہوگی۔

بیوی : اور تمھارے پاس تیس ہزار رکھے ہوئے ہیں۔ پہلے تقاضا کرنے والوں کے منہ تو بند کرو۔ چلے ہیں وہاں سے ہوائی قلعے بنانے۔ گھر میں نہیں دانے امّاں چلیں بھنانے۔

منشی جی : ارے صاحب، تو کیا میں لے آیا ہوں موٹر؟ میں تو ایک بات کہتا ہوں کہ اگر لینا ہی پڑ جائے تو میں بالکل کورا تو نہ رہوں۔

سلیم : مگر میری عقل حیران ہے کہ آج یہاں یہ کیسی باتیں ہورہی ہیں۔ آخر قصہ کیا ہے؟ کچھ معلوم بھی تو ہو۔

بیوی : تمھارے بھیّا کہیں ڈاکا ڈالنے والے ہیں شاید۔

منشی جی : پھر وہی ...ارے صاحب! میں پوچھتا ہوں کہ یہ کیا ناممکن ہے؟

سلیم : مگر آج آپ کو یہ خیال کیسے آیا؟ بیٹھے بٹھائے ...آخر یہ بڑے آدمیوں کی سی بڑی باتیں بلا وجہ تو نہیں ہوسکتیں۔

منشی جی : بھئی بات یہ ہے کہ اب کے میں نے بھی لاٹری کا ٹکٹ لیا ہے۔

سلیم : لاٹری کا ٹکٹ...! (قہقہہ لگاتا ہے)

منشی جی : یعنی تم بھی ہنس رہے ہو۔ خدا کرے ابھی تھوڑی دیر میں مجھ کو تم دیور بھابھی پر ہنسنا پڑے۔ یعنی میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر اس میں ہنسنے اور مذاق کرنے کی کون سی بات ہے۔ لاکھوں آدمی ہر سال لاٹری کا ٹکٹ خریدتے ہیں اور کوئی سال ایسا بھی نہیں جاتا جب کسی نہ کسی کے نام انعام نہ نکلے۔ پھر میں نے کون سی حماقت کی ہے جس پر آپ لوگوں کی ہنسی رُکتی ہی نہیں؟

سلیم : بھائی صاحب! ہنسنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب ہوائی منصوبے ہیں گویا۔

منشی جی : یہاں دُنیا اُمید پر قائم ہے۔ تم چلے ہو وہاں سے ہوائی منصوبے لے کر اور جو اسی بہانے سے میری قسمت میں دولت لکھی ہو تو؟

سلیم : بھائی صاحب! خدا کرے اب آپ ہی کو انعام مل جائے مگر لاٹری کے انعام کی اُمید پر اس طرح کا انتظام کرتے ہوئے میں نے آپ ہی کو دیکھا ہے۔

منشی جی : انتظام! تو آخر میں نے کون سا اِنتظام کیا ہے؟ یہی نا کہ کوٹھی اپنی نظر میں ہے اور موٹر کے لیے فیصلہ کرلیا ہے تاکہ عین وقت پر کم سے کم یہ نہ ہو کہ کوٹھی کی جگہ جلدی میں زمین خرید لی جائے اور موٹر کی جگہ پانی چھڑکنے کی گاڑی۔ آپ ہیں صاحبزادے .....اس کو انتظام نہیں بلکہ دوراندیشی کہتے ہیں۔ میرے ذہن میں انعام پانے کے بعد کی تمام اسکیم موجود ہے تاکہ اس وقت کچھ سوچنا نہ پڑے۔

سلیم : خدا کرے اِنعام مل جائے۔ سبھی کے دن پھر جائیں گے ...

منشی جی : (بات کاٹ کر) دِن پھر جائیں گے؟ یقین جانو کہ میں تو تمھاری طرف سے استعفیٰ لکھ چکا ہوں۔ یہ دیکھو بستے میں۔ (بستہ ٹٹولتا ہے) میرا اور تمھارا استعفیٰ لکھ رکھا ہے۔ یہ دیکھو، یہ رہا۔

سلیم : آپ کا استعفیٰ تو ٹھیک ہے، مگر میرا...

منشی جی : (بات کاٹ کر) کیا خوب! یعنی اب دُنیا کو مجھ پر ہنسواؤ گے بھی کہ لکھ پتی کا بھائی چالیس روپلی کی نوکری کرتا پھرتا ہے میونسپلٹی میں۔تم جائداد کا کام دیکھنا۔ میں نے دو گاؤں اور ایک باغ پہلے سے تجویز کر رکھا ہے۔اس کے علاوہ اور جائداد بھی تو آخر خریدی جائے گی۔روپیہ محض اُڑتا تو ہے نہیں۔

سلیم : تو بھابھی جان کو بلا لیجیے نا۔اُن کو شاید کسی بات کی خبر نہیں ہے۔

منشی جی : (آواز دے کر) ارے صاحب! میں نے کہا سنتی ہو؟

بیوی : ہاں! سن رہی ہوں۔نسیم کو کھانا کھلا رہی تھی۔ (قریب آ کر) وہی بے پر کی اُڑا رہے ہوں گے۔

منشی جی : دیکھا میاں سلیم تم نے؟ اِسی لیے نہیں بلاتا تھا۔

سلیم : بھابھی جان بیٹھ جائیے نا! بھائی جان نے دو گاؤں اور ایک باغ بھی تجویز کر رکھا ہے اور ہم دونوں کے استعفے تیار ہیں۔

بیوی : تو پھر ان کے پاس تار آ چکا ہوگا۔ یہ بن رہے ہیں۔

منشی جی : تار آ چکا ہوتا تو میں اِس کباڑ خانے میں اس طرح بیٹھا ہوتا؟ لا حول و لا قوۃ! ہر چیز عجیب ہے اس گھر کی۔ یہ گھڑونچی ملاحظہ ہو۔معلوم ہوتا ہے کہ پرانی وضع کا ہل رکھا ہوا ہے۔ یہ چارپائیاں ہیں جن پر ہم لوگ سوتے ہیں۔ میں تو اپنے باغ کے مالی کے لیے بھی اس قسم کی چارپائیاں مناسب نہیں سمجھتا۔ یہ دیکھیے میاں سلیم! یہ بیگم صاحبہ کے کپڑے...معلوم ہوتا ہے جیسے گھوسن ......

بیوی : ارے خوب یاد دلایا۔ وہ گھوسن موئی میرا ناک میں دم کیے ہوئے ہے۔کہہ گئی ہے کہ جب تک پچھلے مہینے کا حساب پورا نہیں ہوگا، ایک قطرہ بھی دودھ نہ دے گی۔

منشی جی : میں تو اب اس سے دودھ ہی نہیں لے سکتا۔گندی، گھناؤنی۔ بیمار گایوں کا دودھ دے دے کر اور اس میں پانی ملا ملا کر صحتیں خراب کر دیں۔ اب دودھ، مکھن، بالائی وغیرہ کسی انگریزی ڈیری سے آیا کریں گے۔ دام ضرور زیادہ جائیں گے مگر چیز تو اچھی ہوگی۔

بیوی : خیر وہ تو بعد کی بات ہے۔ پہلے اس کا حساب تو چکاؤ اور اِسی پر کیا ہے ... بنیا الگ آدمی پر آدمی بھیج رہا ہے۔ مکان دار کو جب دیکھیے، مکان خالی کرانے کی دھمکی لیے ہوئے دروازے پر کھڑا ہے۔تم تو رہتے ہو دن بھر گھر کے باہر اور ناکوں چنے چبانے پڑتے ہیں مجھ کو۔

منشی جی : (ذرا ہنس کر) یہی سب تقاضا کرنے والے کل اس بات پر فخر کریں گے کہ ایک لکھ پتی بھی ان کا مقروض رہ چکا ہے۔

بیوی : تو اب تمھی ان کو آ کر سمجھانا۔ روز آ کر میرا دماغ خالی کرتے ہیں۔

(کنڈی کھڑکھڑانے کی آواز۔ تار والا آواز دیتا ہے)

تار والا : تار لے جائیے۔

منشی جی : (گڑبڑا کر) تار... سنتی ہو... تار... میاں سلیم تار! (دوڑ کر باہر جاتا ہے)

سلیم : یہ تو واقعی تار ہے... تار... یعنی... واقعی تار!

بیوی : واہ رے تیری شان۔ تو نے دِن پلٹ دیے۔

منشی جی : (ڈرتے ہوئے آتے ہیں) بھئی ایک روپیہ ہے؟ مگر تمھارے پاس کہاں۔ میاں سلیم! ایک روپیہ ہو تو تار والے کو دے دو۔

بیوی : اے دیکھو کتنا انعام نکلا؟ بسم اللہ کہہ کر کھولنا تار۔ واہ رے تیری شان۔

منشی جی : بھئی تمھارے ہاتھ مبارک ہیں تمھی کھولو۔ میرے تو ہاتھ اس وقت کانپ رہے ہیں۔ دستخط کرنے کی جگہ لکھ گیا تھا لکھ پتی۔

سلیم : کیا کہا؟ لکھ پتی لکھ گئے تھے؟ تو بھائی صاحب غلط ہی کیا لکھے تھے؟

منشی جی : ارے بھئی تو اسے کھولو نا جلدی... جلدی!

بیوی : اے، تم خود کیوں نہیں کھولتے؟

منشی جی : نہیں، تم کھولو! بسم اللہ کر کے۔ مجھے تو کچھ اختلاج سا ہو رہا ہے۔

بیوی : (تار کھولتی ہے) لو پڑھو۔

منشی جی : لینا سلیم میاں۔ دیکھو رقم کتنی ہے؟ کدھر گیا میرا چشمہ؟

سلیم : ارے!

منشی جی : کیوں، کیا بات ہے؟

سلیم : محمود بھائی کا تار ہے۔ کل شام بھابھی جان زینے سے گر پڑیں۔ پیر کی ہڈّی ٹوٹ گئی ہے۔

بیوی : ہائے! یہ کیسے ہوا؟ (روتی ہے)

منشی جی : کیا بری خبر دی کم بخت نے۔ سوچا تھا کیا اور کیا ہو گیا۔

مشقی سرگرمیاں

✧ ذیل کا خاکہ مکمل کیجیے۔

ڈراما 'ہوائی محل' کے کردار

✧ ذیل کا خاکہ مکمل کیجیے۔

لاٹری لگنے کے بعد منشی جی کے منصوبے

✧ خیالی باتوں کے لیے سبق میں جو مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں انھیں لکھیے۔

✧ 'لاحول ولاقوۃ' اِس کلمے کو مکمل کیجیے۔

✧ درج ذیل فقروں کے لیے ایک لفظ لکھیے۔

ا۔ باغ کی دیکھ بھال کرنے والا

۲۔ وہ چیز جس کے اوپر پانی کے گھڑے رکھتے ہیں

۳۔ کھیتوں میں استعمال کیا جانے والا آلہ

۴۔ دودھ بیچنے والی

✧ ذیل کی خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

ا۔ کوٹھی کی قیمت : ....

۲۔ کار کی قیمت : ....

✧ مصنف جن لوگوں کا مقروض ہے ان کے نام لکھیے۔

✧ سبق سے محاورے تلاش کر کے لکھیے۔

✧ ذیل کا خاکہ مکمل کیجیے۔

	موٹر کی خوبی	

✧ تار کھولتے وقت منشی جی اور ان کی بیوی کی کیفیتیں لکھیے۔

✧ منشی جی کی ملازمت سے استعفیٰ دینے کی وجہ تحریر کیجیے۔

✧ گھوسن کی بجائے انگریزی ڈیری سے دودھ، مکھن اور بالائی خریدنے کی وجوہات لکھیے۔

اضافی معلومات

مخفّفات ونشانات

اس کتاب میں اُردو لکھنے کے لیے جو رسم الخط استعمال کیا گیا ہے، اسے نستعلیق کہتے ہیں۔ اس طرزِ تحریر میں چند مخصوص مخفّفات اور نشانات کا چلن عام ہے۔ ان کی معلومات آپ کو اُردو پڑھتے وقت مدد گار ثابت ہوگی۔

.1	؎	بیت/شعر کا نشان	مکمل شعر یا بند لکھنے سے پہلے بنایا جاتا ہے۔
.2	ع / ؏ / ع	مصرع کا نشان	مصرع لکھنے سے پہلے بنایا جاتا ہے۔
.3	ؔ	اسے خطِ بت کہا جاتا ہے۔	یہ نشان شاعر کے تخلص پر بنایا جاتا ہے۔
.4	و-الف	یہ 'ورق اُلٹیے' کا مخفف ہے۔	تحریر میں صفحے کی آخری سطر کے بعد لکھا جاتا ہے۔ انگریزی مخفف PTO (Please turn over) کا متبادل ہے۔
.5	الخ	یہ 'اِلیٰ آخرِہٖ' کا مخفف ہے یعنی عبارت کے آخر تک	عبارت یا شعر کو مکمل نقل کرنے کی بجائے عبارت کے ابتدائی الفاظ لکھ کر اسے لکھا جاتا ہے یعنی مکمل عبارت مراد ہے۔
.6	...	تین یا تین سے زائد نقطے	عبارت یا متن سے کسی لفظ یا کسی حصے کو حذف یا ختم کرتے ہوئے ان کی جگہ یہ نشان بنایا جاتا ہے۔

تحریری سرگرمیاں

خط نویسی

خط لکھنا ایک فن ہے۔ خط میں اپنے خیالات و احساسات کو مختصر اور جامع انداز میں تحریر کیا جاتا ہے۔ ماضی قریب میں خط کو بہت اہمیت حاصل رہی ہے۔ سابقہ جماعتوں میں آپ زبان و ادب کے مشہور افراد کے خطوط کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ ایک وقت تھا جب ہم اپنے متعلقین کو پابندی سے خط لکھا کرتے تھے لیکن ٹیلی فون، موبائل، ای میل اور رابطے کے دیگر جدید ترین وسائل کے مروّج ہوجانے کی وجہ سے خطوط کا لکھنا کم ہوتا جا رہا ہے لیکن خط کے ذریعے تبادلۂ خیالات میں کمی آ جانے کے باوجود اس کی اہمیت و افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ خط کی دو قسمیں ہیں۔

رسمی خط
عریضہ، درخواست، کاروباری خط

غیر رسمی خط
رشتہ داروں، دوستوں وغیرہ کو لکھا جانے والا خط

موجودہ دور میں خط لکھنے کے لیے ای میل اور دیگر تکنیکی وسائل کا استعمال بڑھ گیا ہے۔ مستقبل میں ان وسائل کا بہت زیادہ استعمال ہوگا اس لیے تکنیک کے پیش نظر خط نویسی کے اس طریقے کو متعارف کیا جا رہا ہے۔

رسمی خط	غیر رسمی خط
تاریخ مکتوب الیہ کا نام، عہدہ رابطے کا پتہ القاب مقصد خط کا مضمون : تمہید، موضوع کی مختصر تفصیل، تجویز مکتوب نگار کے دستخط نام اور پتا **انسلاکات** : اگر خط/عریضے کے ساتھ کوئی دستاویزی کاغذ منسلک کیا جا رہا ہے تو اس کا تذکرہ۔	تاریخ القاب و آداب احوال کا اظہار اور خیریت پُرسی آپسی معاملات کا اظہار رشتے اور تعلق کے لحاظ سے جملے اختتامی کلمات مکتوب نگار کے دستخط نام اور پتا

جانچ کے نکات: پانچ نمبرات پر مشتمل اس تحریری سرگرمی کی قدر پیمائی کے لیے خط، خط کا خاکہ، مقصد، القاب، نفسِ مضمون اور پیشکش کے پیشِ نظر نمبرات دیے جائیں۔ نفسِ مضمون پر خاص توجہ دی جائے۔

نمونہ سرگرمی برائے خط نویسی

دیے گئے 'کل مہاراشٹر مقابلۂ دینیات سلسلہ نمبر۳' سے متعلق اعلامیے کو بغور پڑھیے اور ہدایت کے مطابق سرگرمی کو مکمل کیجیے۔

اُردو پروگریسیو ٹیچرس ایجوکیشنل کلچرل سوسائٹی (UPTECS)

کے زیرِ اہتمام

کل مہاراشٹر مقابلۂ دینیات سلسلہ نمبر۳

بروز پیر اور منگل، یکم اور ۲ جنوری ۲۰۱۸ء　　　　مقام : اے۔آر۔ایم ملٹی پرپز ہال، ناندگاؤں

عنوانات

- وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
- سرورِکونینؐ کے فرمان اور ہم
- محمدؐ- امن اور سلامتی کے علمبردار

تقریری مقابلہ
بروز پیر، یکم جنوری ۲۰۱۸ء
صبح ۹ بجے تا شام

مضمون نویسی
بروز منگل، ۲/جنوری ۲۰۱۸ء
صبح نو بجے تا دوپہر ایک بجے

جونیئر گروپ
جماعت پنجم تا ہشتم

سینئر گروپ
جماعت نہم تا دہم

انعامات :

اوّل	:	شیلڈ + 2500 روپے نقد + سرٹیفکیٹ
دوم	:	کپ + 2100 روپے نقد + سرٹیفکیٹ
سوم	:	گفٹ ہیمپر + 1700 روپے نقد + سرٹیفکیٹ

آپ کو مدعو کرتے ہوئے دلی مسرت محسوس کرتے ہیں۔اُمید کہ مقابلے میں شریک ہوکر محبت وعقیدت کا ثبوت دیں گے۔

صدر ——— المنتظرین ——— سکریٹری

سوال ۱ : آپ کے چھوٹے بھائی نے اس تقریری مقابلے میں اوّل انعام حاصل کیا ہے۔اسے تہنیتی خط لکھیے۔

سوال ۲ : آپ کے دوست نے مضمون نویسی مقابلے میں حصہ لیا۔انعام نہ ملنے کی وجہ سے بہت مایوس ہے۔ حوصلہ افزائی کے لیے خط لکھیے۔

سوال ۳ : انھی تاریخوں میں آپ کے اسکول میں 'سالانہ تقریب' کا انعقاد ہو رہا ہے۔آپ کے اسکول کے طلبہ اس مقابلے میں شریک نہیں ہوسکتے۔اس کے لیے معذرتی خط صدر و سکریٹری کے نام لکھیے۔

(نکات میں اضافے کی اجازت ہے۔)

خلاصہ نویسی

تلخیص یا خلاصہ نویسی دراصل پڑھے گئے لسانی مواد کی تفہیم کے ماحصل کی جانچ ہے یعنی طلبہ نے مثال کے طور پر جو سبق پڑھا تو اسے سمجھ کر وہ پڑھے گئے مواد کو اپنے لفظوں میں کس حد تک بیان کرسکتا ہے۔ تفصیلی مواد کا خلاصہ تحریر کرنا اہم تحریری مہارت ہے۔ اس سرگرمی کو فروغ دینے کے لیے خلاصہ نویسی کو نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔

خلاصہ صرف سطروں کی کانٹ چھانٹ یا جملے کم کر کے لکھنا نہیں ہے بلکہ کسی مفصل خیال کو جامع اور مختصر انداز میں تحریر کرنا ہے۔

خلاصہ تحریر کرنے سے قبل -
- ☆ عبارت کو دو تین مرتبہ غور سے پڑھ لیا جائے۔
- ☆ عبارت کے مرکزی خیال کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیا جائے۔

خلاصہ تحریر کرتے وقت -
- ☆ عبارت کے جملے، الفاظ، تراکیب کو ہو بہو نقل نہ کیا جائے۔
- ☆ صرف مرکزی خیال اور اہم نکات کو اختصار کے ساتھ اپنے جملوں میں لکھا جائے۔
- ☆ خلاصے کی عبارت ادھوری محسوس نہ ہو اور نہ ہی کسی نکتے کو نظر انداز کیا جائے۔

خلاصے کا نمونہ-۱

☆ دیے ہوئے اقتباس کو پڑھ کر خلاصہ لکھیے۔

احاطے کے شمالی گوشے میں ایک نیم کا درخت ہے۔ کچھ دن ہوئے ایک وارڈر نے اس کی ٹہنی کاٹ ڈالی تھی اور جڑ کے پاس پھینک دی تھی۔ بارش ہوئی تو تمام میدان سرسبز ہونے لگا۔ نیم کی شاخوں نے بھی زرد چیتھڑے اُتار کر بہار کی شادابی کا نیا جوڑا پہن لیا۔ جس ٹہنی کو دیکھو ہرے ہرے پتّوں اور سفید سفید پھولوں سے لد رہی ہے لیکن اس کٹی ہوئی ٹہنی کو دیکھیے تو گویا اس کے لیے کوئی انقلابِ حال ہوا ہی نہیں، ویسی ہی سوکھی پڑی ہے۔

یہ بھی اس درخت کی ایک شاخ ہے جسے برسات نے آتے ہی زندگی اور شادابی کا نیا جوڑا پہنا دیا۔ یہ آج بھی دوسری ٹہنیوں کی طرح بہار کا استقبال کرتی ہے مگر اب اسے دنیا کے موسمی انقلابوں سے کوئی سروکار نہ رہا۔ بہار و خزاں، گرمی اور سردی، خشکی و طراوت اس کے لیے سب یکساں ہوگئے۔

کل دوپہر کو اس طرف سے گزر رہا تھا کہ یکایک اس شاخِ بریدہ سے پاؤں ٹکرا گیا۔ میں رُک گیا اور اسے دیکھنے لگا۔ میں سوچنے لگا کہ انسان کے دل کی سرزمین کا بھی یہی حال ہے۔ اس باغ میں بھی اُمید وطلب کے بے شمار درخت اُگتے ہیں اور بہار کی آمد آمد کی راہ تکتے رہتے ہیں لیکن جن ٹہنیوں کی جڑ کٹ گئی اُن کے لیے بہار وخزاں کی تبدیلیاں کوئی اثر نہیں رکھتیں۔ کوئی موسم بھی انھیں شادابی کا پیغام نہیں پہنچا سکتا۔

خلاصہ-۱

احاطے کے گوشے میں نیم کا درخت ہے۔ وارڈر نے اس کی ٹہنی کاٹ کر پھینک دی۔ بارش ہوئی تو میدان اور نیم کی شاخوں پر ہریالی اور سرسبزی آ گئی۔ درخت کی ٹہنیاں ہرے پتوں اور سفید پھولوں سے لد گئی مگر کٹی ہوئی ٹہنی یونہی سوکھی رہ گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ موسم کی تبدیلی کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ سب موسم اس کے لیے یکساں ہو گئے۔ ٹہنی کی اس حالت کو دیکھ کر احساس ہوا کہ انسان کا حال بھی ایسا ہی ہے۔ جو لوگ حق کی جڑ سے کٹ گئے ان پر کوئی بات اثر نہیں کرتی۔

جانچ کے نکات: جانچ کے دوران خیالات کا تسلسل، متن کا مرکزی خیال، صحتِ زبان اور اختصار کا خصوصی خیال رکھا جائے۔

درسی، غیر درسی اقتباس پر مبنی سرگرمیاں

اقتباس پر مبنی سرگرمیاں دراصل تفہیم، انطباق، استعمال اور ذاتی رائے کی جانچ ہے۔

اقتباس کا انتخاب:

۱۔ درسی یا غیر درسی اقتباس ۱۳۰ تا ۱۵۰/ الفاظ پر مشتمل ہو۔

۲۔ اقتباس مکمل ہو۔ ادھورا پن محسوس نہ ہو۔

۳۔ اقتباس غور و فکر اور تحریک دینے والا ہو۔

۴۔ اقتباس سے متعلق آزادانہ رائے دی جاسکتی ہو۔

سرگرمیاں:

۱۔ تفہیم کی جانچ کے لیے چار آسان معروضی سرگرمیاں	½ × 4 = 2
۲۔ انطباق کی جانچ کے لیے ایک آسان تفصیلی سرگرمی	2 × 1 = 2
۳۔ استعمال کی جانچ کے لیے قواعد یا ذخیرۂ الفاظ پر مبنی دو سرگرمیاں	1 × 2 = 2
۴۔ ذاتی رائے کے اظہار کی جانچ کے لیے ایک سرگرمی	1 × 1 = 1

جانچ کے نکات:

۱۔ تفہیم اور ذخیرۂ الفاظ پر مبنی سرگرمیاں - جواب ہدایات کے مطابق ہوں۔

۲۔ انطباق پر مبنی تفصیلی سرگرمی - اقتباس کی روشنی میں، مواد کے اعتبار سے تین تا چار جملوں میں لکھا گیا ہو۔

۳۔ قواعد - ہدایت کے عین مطابق ہو۔

۴۔ ذاتی رائے - مواد کے اعتبار سے، خیالات، مشاہدات، ذاتی مطالعے پر مبنی ہو۔ اِملے اور قواعد کا خیال رکھا گیا ہو۔

اشتہار نویسی

آج کا زمانہ اشتہارات کا زمانہ ہے۔ اشتہارات ہماری زندگی کا حصہ بن چکے ہیں۔ تجارت کو فروغ دینے اور تجارتی مال کے تعارف اور اس کے لیے اشتہارات بہت ضروری ہیں۔ اخبارات، پوسٹرس، ہورڈنگ، ٹی وی، انٹرنیٹ اور دیگر رابطے کے تکنیکی وسائل اشتہارات کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اشتہار میں تصویروں، جملوں اور اُن کی مناسب پیش کش کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ (اسکولی سطح پر امتحانی نقطہ نظر سے اس سرگرمی میں تصویر/ فوٹو ضروری نہیں ہے)

دلچسپ اشتہار کے لیے یاد رکھیں...

☆ عنوان آسان، دلچسپ، عام فہم اور پُرکشش ہو۔
☆ ہم صوت الفاظ، دلچسپ جملوں اور آر فر کا مناسب استعمال ہو۔
☆ اشتہار کے جملے تحریک دینے والے اور اعتماد ظاہر کرنے والے ہوں۔
☆ جاذبِ نظر ترتیب اور تفصیل ہو۔
☆ کمپنی کا نام، پتا، پروڈکٹ کی تفصیل اور پُرکشش آفر واضح ہوں۔

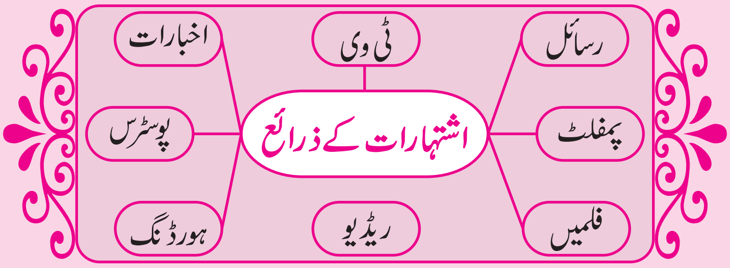

اشتہار کا نمونہ

ریڈی مکس ہربلس

لائے ہیں خاص ماہِ صیام میں

روح میں تازگی لائے
خوشگوار زندگی کا احساس دلائے

سخت گرمی اور پیاس کی شدت میں
تازگی اور ٹھنڈک کا احساس پیدا کرے

3 تین
الگ الگ
ذائقوں میں

شربت صحت افزا

1 لٹر، 2 لٹر اور
5 لٹر پلاسٹک بوتل
اور کین میں

تازہ پھلوں، قدرتی جڑی بوٹیوں سے کشید کیا ہوا
الکحل، مصنوعی رنگ اور مضر اشیا سے پاک

مینوفیکچرر: ریڈی مکس ہربلس، انڈیا
۲/۳، گلشن انڈسٹریل ایریا، سائنا خورد

ڈسٹری بیوٹر: ناز ریمیڈیز
سروے نمبر ۹۱، فارمیسی نگر، سیاہ گاؤں

جانچ کے نکات: اس سرگرمی کے لیے چھ نمبرات مختص ہیں۔ جانچ کرتے وقت اشتہار کی مناسبت سے نکات اور زبان کے استعمال کو مدنظر رکھا جائے۔

خبر نگاری

موجودہ زمانہ عام معلومات میں اضافے کا زمانہ ہے۔خبریں عام معلومات کا بہترین وسیلہ ہیں۔ جدید مواصلاتی ٹکنالوجی اور ذرائع ابلاغ ونشریات کی وجہ سے دنیا سمٹ کر ایک گاؤں کی شکل اختیار کرچکی ہے۔ دنیا میں کہیں بھی واقع ہونے والے سانحات اور حادثات کی خبریں پل بھر میں دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچ جاتی ہیں۔

خبر دراصل واقعے یا حادثے کا حقیقی بیان ہوتا ہے۔خبر کا مقصد معلومات دینا، حالات سے متعلق بیداری پیدا کرنا اور حالات کی حقیقی معلومات بہم پہنچانا ہے۔اس لیے آج خبریں زندگی کا حصہ بن چکی ہیں۔طلبہ میں خبر لکھنے اور بیان کرنے کا طریقہ اور سلیقہ پروان چڑھے،اس لیے'خبر نگاری' کی تحریری مہارت کو نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔

خبر نگاری کے لیے یاد رکھیں ...

۱) حادثے یا واقعے کی مکمل اور صحیح معلومات دی جائے۔
۲) دن، تاریخ، وقت، مقام کا تذکرہ کیا جائے۔
۳) حادثے یا واقعے کی اصل حقیقت بیان کی جائے۔
۴) مقامی حالات اور تاثرات کا تذکرہ کیا جائے۔
۵) خبر کو ذاتی خیالات اور جانبداری سے پاک رکھا جائے۔

خبر نگاری کے اہم نکات

۱) **سرخی** -مکمل خبر کی آئینہ ہوتی ہے اس لیے جلی حرفوں میں سرخی لکھیں۔
۲) **ذرائع** - خبر دینے والے ذرائع کا تذکرہ کریں۔
۳) **بیان** - واقعہ یا حادثہ ہونے کے بعد خبر دی جاتی ہے اس لیے خبر میں ماضی کا صیغہ استعمال کریں۔
۴) **تفصیلات** : خبر میں پہلے واقعے یا حادثے کا تذکرہ ہو پھر اس کی تفصیلات ہوں۔

خبر کے نمونے

موتی ہائی اسکول، خیرآباد میں اپنی نوعیت کا منفرد کریئر گائیڈنس پروگرام

مالیگاؤں، یکم جنوری ۲۰۱۸ (نامہ نگار کے ذریعے) : اُمید فاؤنڈیشن کے یومِ تاسیس کے موقع پر قلب شہر میں واقع موتی ہائی اسکول، خیرآباد کے وسیع میدان میں شہر کے اُردو میڈیم طلبہ و طالبات کی تعلیمی اور پیشہ ورانہ رہنمائی کے لیے یک روزہ 'اُمید - کریئر گائیڈنس، لیکچر و نمائش' کا انعقاد کیا گیا جس میں میڈیکل، کامرس، انجینئرنگ اور مقابلہ جاتی امتحانات کے ماہر اساتذہ نے پاور پوائنٹ پریزنٹیشن، چارٹس، ماڈلس اور شارٹ فلموں کے ذریعے طلبہ کی رہنمائی کی۔ اختتام پر اپٹی ٹیوڈ ٹسٹ کے ذریعے انفرادی رہنمائی کا بھی اہتمام تھا۔ اس مفید اور کارآمد کریئر گائیڈنس تقریب کی صدارت معروف کریئر کاؤنسلر مختار یوسف انصاری نے کی۔

ابتدا میں اسکولی طالبات نے قرأت، حمد، نعت پیش کی۔ اُمید فاؤنڈیشن کے جنرل سکریٹری ایم۔ علی نے تعارفی واستقبالیہ کلمات پیش کیے اور گل دے کر مہمانان و لیکچررز کا خیر مقدم کیا۔ اسکول کے سپروائزر ریحان ہمدانی نے تفصیل سے اغراض و مقاصد اور اُمید کی کارکردگی وعزائم بیان کیے۔ کریئر کاؤنسلر عابد علی نے میڈیکل، پیرامیڈیکل اور فارمیسی کورسیس سے متعلق رہنمائی کی۔ مرتضٰی انصاری نے داخلہ امتحانات NEET، MHCET کے طریقۂ کار، ضروری دستاویز وغیرہ سے متعلق مفید معلومات دی۔ ڈاکٹر عقیل شاہ نے IIT، JEE امتحانات کی تیاری پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ محترم مشتاق عباس نے گورنمنٹ کالجز اور دیگر معیاری کالجز کی نشاندہی کی۔ چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ یٰسین صاحب (این بی ایسوسی ایسٹ) نے شعبۂ کامرس سے متعلق رہنمائی کی۔ محترمہ نسیم قریشی نے مقابلہ جاتی امتحانات کی مفید معلومات دی۔ موٹیویشنل لیکچرر متین حفیظ نے شہر اور بیرون شہر مختلف شعبۂ حیات میں شہر کے سرگرم نمائندہ افراد کو رول ماڈل کے طور پر اسٹیج پر پیش کیا اور ان کی زندگی کے نشیب وفراز اور تعلیمی سرگرمیوں سے متعلق طلبہ کو معلومات دی۔ صبح نو سے ایک اور دوپہر تین سے چھے تک چلنے والے اس پروگرام کی طلبہ، سرپرست اور اساتذہ نے خوب تعریف کی۔ تفصیلی پروگرام کی نظامت بالترتیب کاشف ارسلان اور سعد انجم نے کی۔ مصعب عمیر کے شکریے پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

جانچ کے نکات: خبر کی سرخی خبر کا نچوڑ ہوتی ہے، واقعہ کب ہوا، کہاں ہوا، کیوں ہوا اور کیسے ہوا، تسلسل، خبر کے اہم نکات کی وضاحت۔

کہانی نویسی / واقعہ نگاری

کہانی یا واقعہ تسلسل سے بیان کرنا مہارت کا کام ہوتا ہے۔عموماً اس کے لیے نکات، اشارے یا تصاویر دی جاتی ہیں جن کی مدد سے کہانی یا واقعے کو بیان کیا جاتا ہے۔کہانی نویسی یا واقعہ نگاری میں مشاہدہ، تخیل اور خیالات کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

کہانی یا واقعہ لکھتے وقت ’مرکزی خیال‘ کے ساتھ درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھیں۔

۱) کہانی / واقعہ لکھنے کے لیے موضوع کا انتخاب

۲) موضوع کے مرکزی خیال کی مناسبت سے کردار یا کرداروں کا تعین

۳) واقعے اور کردار کا تعلق

۴) اس تعلق کے اثر سے واقعے / ماجرے کی تشکیل

۵) واقعے / ماجرے کے واقعاتی اجزا میں ربط

۶) واقعے / ماجرے کے بیان میں مناسب زبان کا استعمال

۷) واقعے کا متاثر کن نتیجہ

۸) واقعے / کہانی کے لیے موضوع سے مناسبت رکھنے والا عنوان

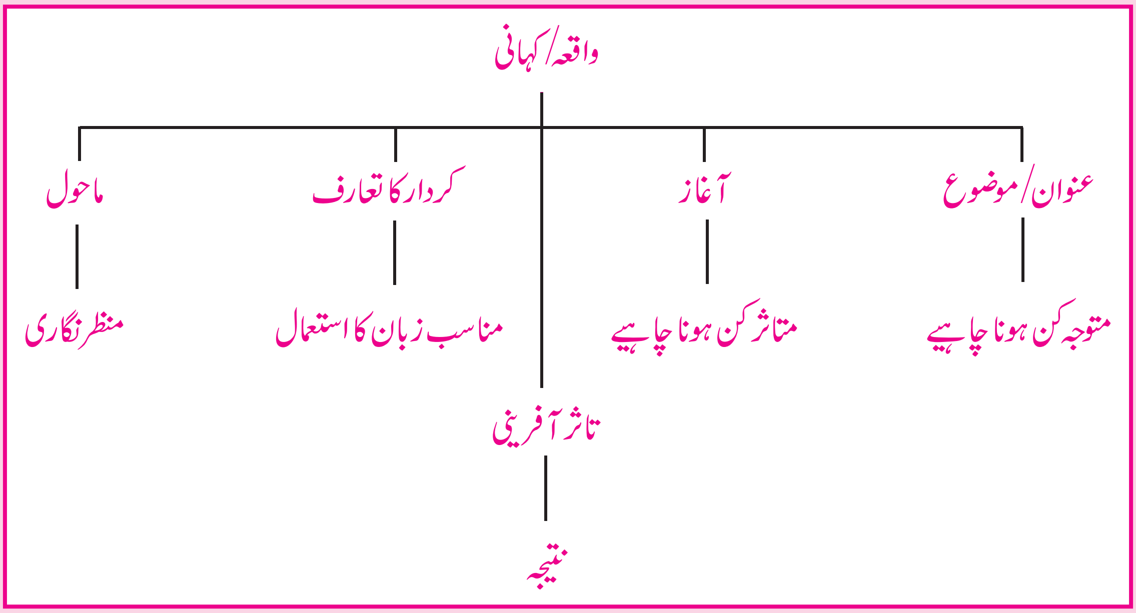

جانچ کے نکات: اس سرگرمی کے لیے چھ نمبرات مختص ہیں۔ جانچ کے لیے مناسب عنوان، مرکزی خیال، مؤثر اندازِ بیان، خیالات میں ربط، کردار سے متعلق مکالمے، علاماتِ اوقاف کا استعمال، زبان کی صحت، نتیجہ وغیرہ نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے نمبرات دیے جائیں۔

مضمون نویسی

کسی عنوان کے تحت اپنے خیالات کو تسلسل اور ربط سے نثر میں تحریر کرنا مضمون نویسی کہلاتا ہے۔

مضمون کے تین اہم حصے ہیں: (الف) تمہید (ب) نفس مضمون **(مثبت نکات/منفی نکات)** (ج) اختتام

تمہید : تمہیدی جملے عنوان سے متعلق مختصر اور دلچسپ ہوں یعنی تمہیدی پیراگراف ایسا ہو کہ قاری پورا مضمون پڑھنے پر مجبور ہو جائے۔

نفسِ مضمون : عنوان سے متعلق ذاتی خیالات، مشاہدات، تجربات، عام معلومات، اقوال، اشعار کو سلسلہ وار تحریر کیا جائے۔ اس میں مثبت اور منفی دونوں نکات شامل کیے جائیں تو نفس مضمون جامع اور مدلل ہوگا۔

اختتام : اختتامی پیراگراف میں مضمون کا نچوڑ ہوتا ہے۔ اختتام پُر لطف، جامع اور نتیجہ خیز ہونا چاہیے تاکہ قاری پر اس کا اثر دیر پا رہے۔

مضمون نویسی کے لیے اہم

- عمدہ و معیاری زبان
- بہترین خیالات
- مطالعہ
- مشاہدہ
- غور و فکر
- ذخیرۂ الفاظ
- تاثرات

(نوٹ : اس حصے میں ذاتی خیالات پر مبنی مضمون، آپ بیتی، تصوراتی و تخیلاتی مضامین شامل ہیں۔)

جانچ کے نکات: موضوع سے متعلق مناسب تمہید، نفس مضمون (موضوع کی ضرورت کے لحاظ سے مثبت و منفی نکات)، جامعیت، دلائل، نتیجہ۔

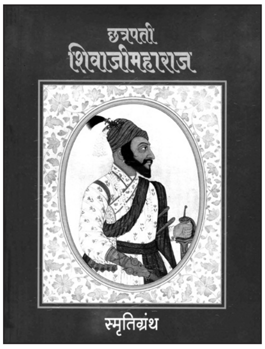

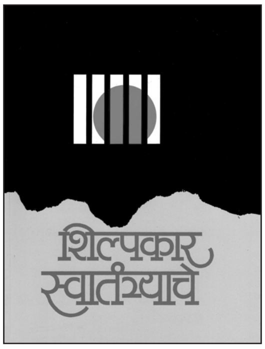

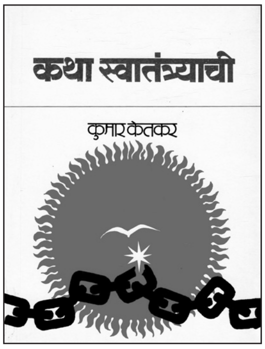

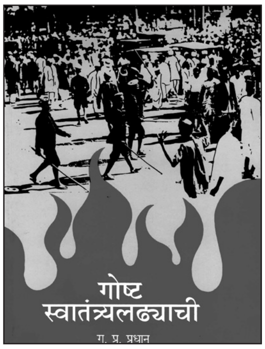

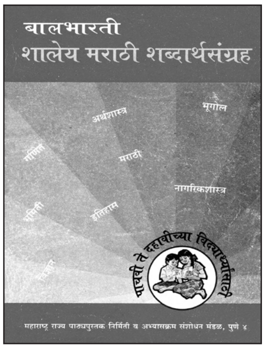

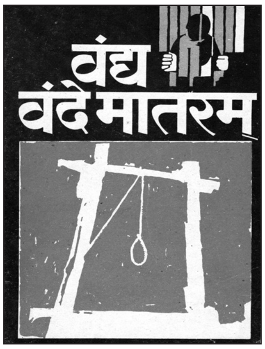

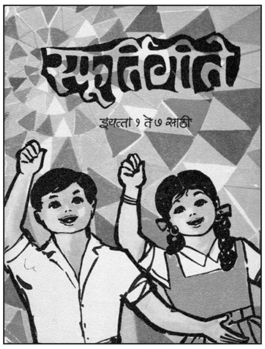

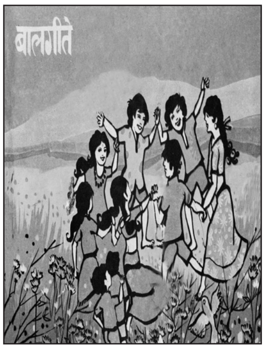

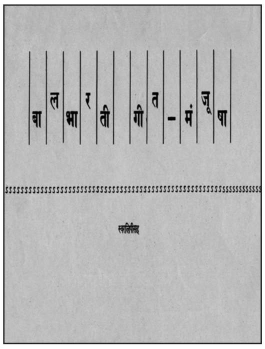

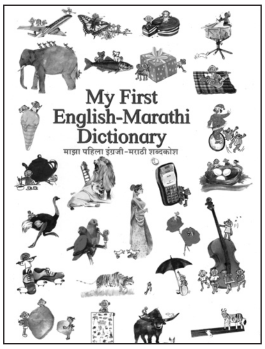

- पाठ्यपुस्तक मंडळाची वैशिष्ट्यपूर्ण पाठ्येत्तर प्रकाशने.
- नामवंत लेखक, कवी, विचारवंत यांच्या साहित्याचा समावेश.
- शालेय स्तरावर पूरक वाचनासाठी उपयुक्त.

पुस्तक मागणीसाठी www.ebalbharati.in, www.balbharati.in संकेत स्थळावर भेट द्या.

साहित्य पाठ्यपुस्तक मंडळाच्या विभागीय भांडारांमध्ये विक्रीसाठी उपलब्ध आहे.

ebalbharati

विभागीय भांडारे संपर्क क्रमांक : पुणे - ☎ २५६५९४६५, कोल्हापूर- ☎ २४६८५७६, मुंबई (गोरेगाव) - ☎ २८७७१८४२, पनवेल - ☎ २७४६२६४६५, नाशिक - ☎ २३९१५११, औरंगाबाद - ☎ २३३२१७१, नागपूर - ☎ २५४७७१६/२५२३०७८, लातूर - ☎ २२०९३०, अमरावती - ☎ २५३०९६५

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

तारुफे उर्दू (उर्दू भाषा) इ. १०वी

₹ 48.00